بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ + عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

روزنامہ

الفضل

ربوہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

فون ۴۴۹

جلد ۳۷ / ۳۸ | پیر ۱۱ رمضان المبارک ۱۴۰۴ھ ۱۱ احسان ۱۳۶۳ ش ۱۱ جون ۱۹۸۴ء | نمبر ۱۳۴

اخبار احمدیہ

ربوہ ۱۰ احسان / جون حضرت سیدہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدّ ظلہا العالی کی صحت کے بارے میں آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:

"عام طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہتر ہے۔"

احباب کرام توجہ اور التزام کے ساتھ دعائیں کرتے رہیں کہ مولیٰ کریم اپنے فضل سے حضرت سیدہ ممدوحہ کو صحتِ کاملہ و عاجلہ سے نوازے اور برکتوں اور فضلوں سے معمور طویل زندگی عطا فرمائے۔ آمین

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشاداتِ عالیہ سیّدنا حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب نور اللہ مرقدہٗ

روزہ کی وجہ سے خدا تعالیٰ روزہ دار کا محافظ ہو جاتا ہے

یہ روحانی ترقی کا ایک ایسا ذریعہ ہے جو تمام مذاہب میں مشترک طور پر نظر آتا ہے

روزہ اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کا ایک ذریعہ ہے جس کی اہمیت مذہبی دنیا میں ہمیشہ تسلیم کی گئی ہے

"روزہ روحانی ترقی کا ایک ایسا ذریعہ ہے جو تمام مذاہب میں مشترک طور پر نظر آتا ہے۔ اور تمام امتیں روزوں سے برکتیں حاصل کرتی رہی ہیں..... مذاہب کی ایک لمبی تاریخ پر نظر ڈالنے سے معلوم ہوتا ہے کہ روزہ اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کا ایک ذریعہ ہے جس کی اہمیت مذہبی دنیا میں ہمیشہ تسلیم کی جاتی رہی ہے۔ مگر اس میں بھی کوئی شبہ نہیں کہ جس صورت اور جس شکل میں قرآن نے اس کو پیش کیا ہے وہ باقی مذاہب سے نرالی ہے۔ اس میں روزوں کی یہ صورت ہے کہ ہر بالغ عاقل کو برابر ایک مہینہ کے روزے رکھنے کا حکم ہے۔ سوائے اس صورت کے کہ کوئی شخص بیمار ہو یا اسے بیماری کا یقین ہو یا سفر پر ہو یا بالکل بوڑھا اور کمزور ہو گیا ہو۔ ایسے لوگ جو بیمار ہوں یا سفر پر ہوں ان کے لیے حکم ہے کہ وہ دوسرے اوقات میں روزہ رکھیں اور جو بالکل معذور ہو گئے ہوں ان کے لئے کوئی روزہ نہیں۔"

"روزوں کی فضیلت اور اس کے فوائد پر لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ کے الفاظ میں روشنی ڈالی گئی ہے ..... اس کے کئی معنے ہو سکتے ہیں۔ مثلاً ایک معنی تو یہی ہیں کہ ہم نے تم پر اس لئے روزے فرض کئے ہیں تاکہ تم ان قوموں کے اعتراضوں سے بچ جاؤ جو روزے رکھتی رہی ہیں۔ جو بھوک اور پیاس کی تکلیف برداشت کرتی رہی ہیں۔ جو موسم کی شدت کو برداشت کر کے خدا تعالیٰ کو خوش کرتی رہی ہیں۔ اگر تم روزے نہیں رکھو گے تو وہ کہیں گی تمہارا دعویٰ ہے کہ ہم باقی قوموں سے روحانیت میں بڑھ کر ہیں لیکن وہ تقویٰ تم میں نہیں جو دوسری قوموں میں پایا جاتا تھا۔"

"لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ میں دوسرا اشارہ اس امر کی طرف کیا گیا ہے کہ اس کے ذریعہ سے خدا تعالیٰ روزہ دار کا محافظ ہو جاتا ہے۔ کیونکہ اتقا کے معنے ہیں ڈھال بنانا۔ وقایہ بنانا۔ نجات کا ذریعہ بنانا۔ پس اس آیت کے معنے یہ ہوئے کہ تم پر روزے رکھنے اس لئے فرض کئے گئے ہیں تاکہ تم خدا تعالیٰ کو اپنی ڈھال بنا لو اور ہر شر سے اور ہر خیر کے فقدان سے محفوظ رہو۔"

(تفسیر سورۃ البقرۃ از حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب نور اللہ مرقدہٗ صفحہ ۳۷۳ تا ۳۷۵)

حضرت سیّدہ بُو زینب صاحبہ مدظلہا کی صحت کے لیے دعا کی خصوصی تحریک

حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب نور اللہ مرقدہٗ کی بیگم صاحبہ اور جناب امیر مقامی محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب کی والدہ محترمہ حضرت سیّدہ بُو زینب صاحبہ مدظلہا کے پیٹ کا آپریشن منگل اور بدھ کی درمیانی رات لاہور میں ہوا ہے۔ آپریشن خدا تعالیٰ کے فضل سے کامیاب رہا ہے۔ البتہ کمزوری زیادہ ہے۔

احباب کرام کی خدمت میں درخواست ہے محترمہ موصوفہ کی جلد اور کامل صحت یابی اور درازیٔ عمر کے لیے خصوصی دعائیں کریں۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے محترمہ سیّدہ کو جملہ عوارض سے شفا دے۔ ہر قسم کی پیچیدگی سے محفوظ رکھے اور عمر دراز سے نوازے۔ آمین۔

● خاکسار کی ہمشیرہ عزیزہ بشیرہ صدیقہ بیگم (مغلپورہ۔ لاہور) تشویشناک حالت میں بیمار ہے۔ سی ایم۔ ایچ لاہور میں داخل ہے احباب جماعت سے درخواست ہے کہ ہمارا شافی مطلق و قادر مطلق

(باقی صفحہ نمبر ۶ پر)

فطرانہ و عید فنڈ

احباب جماعت فطرانہ پانچ روپے فی کس اور عید فنڈ حسب حیثیت ادا فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔

(ناظر بیت المال)

پبلشر: مسعود احمد، پرنٹر: سید عبد الحی، مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ، مقام اشاعت دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ۔ قیمت ۵۰ پیسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل ربوہ

۱۱ رمضان المبارک ۱۴۰۴ھ
۱۱ احسان ۱۳۶۳ ہش

رمضان کی ایک عظیم برکت

روحِ اطاعت کا اوجِ کمال

قرآن مجید میں اللہ، رسولؐ اور نظام جماعت کی اطاعت پر بہت زور دیا گیا ہے۔ جیسا کہ آیہ کریمہ یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اَطِیْعُوا اللّٰہَ وَ اَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ وَ اُولِی الْاَمْرِ مِنْکُمْ (النساء آیت ۶۰) سے ظاہر ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ اس سہ گونہ اطاعت کے بغیر انسان کو نہ تو پاکیزگیٔ اعمال میسر آسکتی ہے اور نہ ہی اللہ اور رسولؐ پر ایمان لانے والوں کے مابین اتحاد و ائتلاف کی کیفیت پیدا ہو سکتی ہے۔

جہاں تک اس امر کا تعلق ہے کہ پاکیزگیٔ اعمال حاصل کرنے کے لئے اللہ رسولؐ اور نظام جماعت کی اطاعت ضروری ہے وہ اس امر سے ظاہر ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہر قسم کے روحانی درجات کے حصول کو اس اطاعت کے ساتھ مشروط ٹھہرایا ہے۔ چنانچہ فرماتا ہے:۔

وَ مَنْ یُّطِعِ اللّٰہَ وَ الرَّسُوْلَ فَاُولٰٓئِکَ مَعَ الَّذِیْنَ اَنْعَمَ اللّٰہُ عَلَیْھِمْ مِّنَ النَّبِیّٖنَ وَ الصِّدِّیْقِیْنَ وَ الشُّھَدَآءِ وَ الصّٰلِحِیْنَ وَ حَسُنَ اُولٰٓئِکَ رَفِیْقًا (النساء آیت ۷۰)

ترجمہ:۔ اور جو لوگ بھی اللہ اور رسول کی اطاعت کریں گے وہ ان لوگوں میں ہوں گے جن پر اللہ نے انعام کیا ہے یعنی انبیاء اور صدیقین اور شہداء اور صالحین اور یہ لوگ بہت ہی اچھے رفیق ہیں۔

اسی طرح جہاں تک اس امر کا تعلق ہے کہ اللہ، رسولؐ اور نظام جماعت کی کما حقہ اطاعت کے بغیر ایمان لانے والوں کے مابین حقیقی اتحاد قائم نہیں ہو سکتا اللہ تعالیٰ نے اس کا بھی قرآن مجید میں ذکر کیا ہے۔ چنانچہ جہاں اس نے سورۂ آل عمران کی آیت ۱۰۴ میں حَبْلُ اللّٰہ کو مضبوطی سے پکڑنے اور تفرقہ نہ کرنے کا حکم دیا وہاں سورۃ الانفال کی آیت ۴۷ میں خبردار فرمایا کہ اگر وہ اللہ اور رسولؐ کی اطاعت کو جس میں نظام جماعت کی اطاعت از خود شامل ہے لازم نہیں پکڑیں گے تو باہمی اتحاد و اتفاق کی نعمت سے محروم ہو جائیں گے چنانچہ فرمایا:۔

وَ اَطِیْعُوا اللّٰہَ وَ رَسُوْلَہٗ وَ لَا تَنَازَعُوْا فَتَفْشَلُوْا وَ تَذْھَبَ رِیْحُکُمْ۔ (الانفال آیت ۴۷)

ترجمہ:۔ اور اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرتے رہا کرو اور (اطاعت سے روگردانی اختیار کر کے) آپس میں اختلاف نہ کیا کرو۔ اگر ایسا کرو گے تو دل چھوڑ بیٹھو گے اور تمہاری طاقت جاتی رہے گی۔

اسی پر بس نہیں اللہ تعالیٰ نے خبردار فرمایا کہ عاقبت بھی انہی کی محمود ہوگی جو اللہ اور رسولؐ کی اطاعت کا حق ادا کریں گے اور جو اطاعت سے روگردانی اختیار کریں گے انہیں آخرت میں بھی دردناک عذاب سے دوچار ہونا پڑیگا چنانچہ اللہ تعالیٰ نے پہلے آخرت میں ملنے والے اجرِ عظیم کے نقطۂ نگاہ سے اطاعت کی اہمیت واضح کرتے ہوئے فرمایا ہے:۔

وَ مَنْ یُّطِعِ اللّٰہَ وَ رَسُوْلَہٗ یُدْخِلْہُ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِھَا الْاَنْھٰرُ خٰلِدِیْنَ فِیْھَا۔ (النساء آیت ۱۴)

ترجمہ:۔ اور جو لوگ اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کریں گے انہیں وہ ان باغوں میں جن کے اندر نہریں بہتی ہونگی داخل کرے گا اور وہ ان میں رہتے چلے جائیں گے۔

اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے اطاعت سے روگردانی کے دردناک انجام کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:۔

وَ مَنْ یَّعْصِ اللّٰہَ وَ رَسُوْلَہٗ وَ یَتَعَدَّ حُدُوْدَہٗ یُدْخِلْہُ نَارًا خَالِدًا فِیْھَا وَ لَہٗ عَذَابٌ مُّھِیْنٌ ۝ (النساء آیت ۱۵)

ترجمہ:۔ اور جو شخص اللہ اور اس کے رسولؐ کی نافرمانی کرے گا اور اس کی مقرر کردہ حدود سے آگے نکل جائے گا۔ اسے وہ آگ میں داخل کرے گا جس میں وہ ایک لمبے عرصہ تک رہتا چلا جائے گا اور اس کے لئے رسوا کرنے والا عذاب مقدر ہے۔

ان آیات سے اور اسی مضمون کی متعدد دیگر آیات سے اللہ، رسولؐ اور نظام جماعت کی اطاعت کی اہمیت ظاہر و باہر ہے۔ اس کے بغیر دینی و دنیوی فلاح کی امید رکھنا عبث ہے۔ جب ہم اطاعت کی ہمہ گیر اہمیت کے پیشِ نظر رمضان کی عظیم الشان برکات کا جائزہ لیتے ہیں تو اس کی یہ برکت خاص طور پر نمایاں ہو کر ہمارے سامنے آتی ہے کہ یہ مبارک مہینہ ہر سال مومنوں کے اندر اطاعت کی روح کو اوجِ کمال تک پہنچانے کی غرض سے آتا ہے۔ اس میں مومنوں کو اپنے دن اور رات ایک خاص پروگرام کے مطابق گزارنے اور اس طرح اطاعت کی روح کو اوجِ کمال تک پہنچانے کی مشق کرائی جاتی ہے۔

اس ماہ مبارک کے شروع ہوتے ہی ایک مومن خدا اور رسولؐ کے احکام کی اطاعت میں اس درجہ محو ہو جاتا ہے کہ اطاعت کی یہ روح اس کی زندگی کے ایک ایک لمحہ اور ایک ایک ثانیہ پر حاوی ہو جاتی ہے۔ وہ دن کے مقررہ اوقات میں کھانے اور پینے سے یکسر دستکش ہو جاتا ہے اور اس طرح وہ خدائی حکم کی تعمیل میں وقتی طور پر کھانے پینے کی ان اشیاء کے استعمال کو بھی اپنے اوپر حرام کر لیتا ہے جو عام خدائی حکم کے تحت حلال قرار دی گئی ہیں۔ وہ صرف ان اوقات میں ہی حلال اور طیب چیزیں کھاتا پیتا ہے۔ جن میں رمضان کے دوران خدا نے کھانے پینے کا حکم دیا ہے۔ یہی حال جنسی تعلقات کا ہے اسی طرح وہ اپنے اوقات کا بیشتر حصہ قرآن مجید کی تلاوت، ذکرِ الٰہی، باجماعت فرض نمازوں کے علاوہ نوافل ادا کرنے اور خشوع و خضوع کے ساتھ دعائیں کرنے میں گزارتا ہے۔ پھر وہ ان ایام میں اپنے مال کو اللہ تعالیٰ کی راہ میں معمول سے بڑھ کر خرچ کرتا ہے۔ گویا کہ رمضان میں اس کی ساری زندگی خدا تعالیٰ کے مقرر کردہ ایک نئے ضابطۂ حیات کے تحت پورے ڈسپلن کے ساتھ گزر رہی ہوتی ہے اور وہ خدا اور رسولؐ کی اطاعت اور اتباع کا نہایت اعلیٰ نمونہ پیش کرتے ہوئے آنحضور نبی اکرم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خلیت میں زبانِ حال سے یہ اعلان کر رہا ہوتا ہے۔ اِنَّ صَلَاتِیْ وَ نُسُکِیْ وَ مَحْیَایَ وَ مَمَاتِیْ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ۔

اطاعت کا یہ عظیم الشان نمونہ ہی رمضان میں مومن کو غیر معمولی طور پر فضل الٰہی کا مورد بناتا ہے اور اللہ تعالیٰ اپنی رحمتوں کے دروازے اس پر کھول دیتا ہے پس رمضان کی برکتوں کا راز تقویٰ سے مزین ہونے اور روحِ اطاعت کو اوجِ کمال تک پہنچانے میں مضمر ہے۔ اور یہی وہ ایک اور اہم سبق ہے جو رمضان سے ہم حاصل کر سکتے ہیں اور ہم میں سے ہر ایک کو حاصل کرنا چاہیئے کہ ہم زندگی کے ہر شعبہ میں خدا اور اس کے رسولؐ اور اس کے نائبین کی اطاعت کو لازم پکڑیں اور اپنی ساری زندگی ان کے احکام کی تعمیل میں بسر کریں۔

رمضان بے شک گزر جاتا ہے لیکن ایک حقیقی مومن میں جو رمضان کو پوری شرائط کے ساتھ گزارتا ہے تقویٰ اور اطاعت کی روح برابر کام کرتی رہتی ہے۔ یہ روح

(باقی دیکھیں ص ۷ پر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا واقعۂ ہجرت

اللہ تعالیٰ کی معجزانہ تائید و نصرت کی درخشاں مثال

آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کفارِ مکہ کو سوتا چھوڑ کر نکل آئے

(از علامہ شبلی نعمانی)

اس وقت جب کہ دعوتِ حق کے جواب میں ہر طرف سے تلوار کی جھنکاریں سنائی دے رہی تھیں۔ حافظِ عالم نے مسلمانوں کو دارالامانِ مدینہ کی طرف رخ کرنے کا حکم دیا۔ لیکن خود وجودِ اقدس (صلی اللہ علیہ وسلم) جو ان ستمگاروں کا حقیقی ہدف تھا، اپنے لیے حکمِ خدا کا منتظر تھا مکہ کے باہر اطراف میں جو صاحبِ اثر مسلمان ہو چکے تھے وہ جان نثارانہ اپنی حفاظت کی خدمت پیش کرتے تھے۔ قبیلہ دوس ایک محفوظ قلعہ کا مالک تھا، اس کے رئیس طفیل بن عمرو نے اپنا قلعہ پیش کیا کہ آپؐ یہاں ہجرت کر آئیں۔ لیکن آپؐ نے انکار فرمایا۔ اسی طرح بنی ہمدان کے ایک شخص نے بھی یہی خواہش کی تھی، بعد کو اس نے کہا کہ وہ اپنے اہلِ قبیلہ کو مطلع کر کے آئندہ سال آئے گا۔ لیکن کارساز قضا و قدر نے یہ شرف صرف انصار کے لیے مخصوص کیا تھا، چنانچہ قبلِ ہجرت آنحضرت (صلی اللہ علیہ وسلم) نے خواب دیکھا کہ دارالہجرۃ ایک پُر باغ و بہار مقام ہے۔ خیال تھا کہ وہ یمامہ یا ہجر کا شہر ہوگا، لیکن وہ شہر مدینہ نکلا)۔

نبوت کا تیرھواں سال شروع ہوا، اور اکثر صحابہ مدینہ پہنچ چکے تو وحی الٰہی کے مطابق آنحضرت (صلی اللہ علیہ وسلم) نے بھی مدینہ کا عزم فرمایا۔ یہ داستان نہایت پُر اثر ہے اور اسی وجہ سے امام بخاری نے باوجود اختصار پسندی کے اس کو خوب پھیلا کر لکھا ہے اور حضرت عائشہؓ کی زبانی لکھا ہے۔ حضرت عائشہؓ گو اس وقت سات آٹھ برس کی تھیں، لیکن ان کا بیان درحقیقت خود رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) اور حضرت ابوبکرؓ کا بیان ہے کہ انہی سے سُن کر کہا ہوگا، اور ابتدائے واقعہ میں وہ خود بھی موجود تھیں۔

قریش نے دیکھا کہ اب مسلمان مدینہ میں جا کر طاقت پکڑتے جاتے ہیں، اور وہاں اسلام پھیلتا جاتا ہے۔ اس بنا پر انہوں نے دارالندوہ میں، جو دارالشوریٰ تھا، اجلاس عام کیا۔ ہر قبیلہ کے رؤساء یعنی عتبہ، ابوسفیان، جبیر بن مطعم، نضر بن حارث بن کلدہ، ابوالبختری، ابن ہشام زمعۃ بن اسود بن مطلب، حکیم بن حزام، ابوجہل، بنیہ و منبہ، امیہ بن خلف وغیرہ وغیرہ یہ سب شریک تھے۔ لوگوں نے مختلف رائیں پیش کیں۔ ایک نے کہا محمدؐ کے ہاتھ پاؤں میں زنجیریں ڈال کر مکان میں بند کر دیا جائے" دوسرے نے کہا" جلاوطن کر دینا کافی ہے"۔ ابوجہل نے کہا" ہر قبیلہ سے ایک شخص انتخاب ہو، اور پورا مجمع ایک ساتھ مل کر تلواروں سے ان کا خاتمہ کر دے۔ اس صورت میں ان کا خون تمام قبائل میں بٹ جائے گا، اور آلِ ہاشم اکیلے تمام قبائل کا مقابلہ نہ کر سکیں گے"۔ اس اخیر رائے پر اتفاق ہو گیا، اور جھٹ پٹے میں آکر رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کے آستانہ مبارک کا محاصرہ کر لیا۔ اہلِ عرب زمانہ مکان کے اندر گھسنا معیوب سمجھتے تھے، اس لیے باہر ٹھہرے رہے، کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نکلیں تو یہ فرض ادا کیا جائے +

رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) سے قریش کو اس درجہ عداوت تھی، تاہم آپؐ کی دیانت پر یہ اعتماد تھا کہ جس شخص کو کچھ مال یا اسباب امانت رکھنا ہوتا تھا، آپؐ ہی کے پاس لا کر رکھتا تھا۔ اس وقت بھی آپؐ کے پاس بہت سی امانتیں جمع تھیں۔ آپؐ کو قریش کے ارادے کی پہلے سے خبر ہو چکی تھی اس بنا پر حضرت علیؓ کو بلا کر فرمایا کہ" مجھ کو ہجرت کا حکم ہو چکا ہے، میں آج مدینہ روانہ ہو جاؤں گا۔ تم میرے پلنگ پر میری چادر اوڑھ کر سو رہو، صبح کو سب کی امانتیں جا کر واپس دے آنا"۔ یہ سخت خطرہ کا موقع تھا۔ حضرت علیؓ کو معلوم ہو چکا تھا کہ قریش آپؐ کے قتل کا ارادہ کر چکے ہیں، اور آج رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کا بسترِ خواب قتل گاہ کی زمین ہے۔ لیکن فاتحِ خیبر کے لیے قتل گاہ فرشِ گُل تھا۔

ہجرت سے دو تین دن پہلے رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) دوپہر کے وقت حضرت ابوبکرؓ کے گھر پر گئے۔ دستور کے موافق دروازے پر دستک دی۔ اجازت کے بعد گھر میں تشریف لے گئے۔ حضرت ابوبکرؓ سے فرمایا" کچھ مشورہ کرنا ہے، سب کو ہٹا دو"۔ بولے کہ" یہاں آپؐ کی [illegible] حرم کے سوا اور کوئی نہیں ہے"۔ (اس وقت حضرت عائشہؓ سے شادی ہو چکی تھی) آپؐ نے فرمایا" مجھ کو ہجرت کی اجازت ہو گئی ہے"۔ حضرت ابوبکرؓ نے نہایت بیتابی سے کہا" میرا باپ آپؐ پر فدا ہو گیا مجھ کو بھی ہمراہی کا شرف حاصل ہوگا"۔ ارشاد ہوا" ہاں"۔ حضرت ابوبکرؓ نے ہجرت کے لیے چار مہینہ سے دو اونٹنیاں ببول کی پتیاں کھلا کھلا کر تیار کی تھیں، عرض کی کہ ان میں سے ایک آپؐ پسند فرمائیں۔ محسنِ عالمؐ کو کسی کا احسان گوارا نہیں ہو سکتا تھا، ارشاد ہوا" اچھا، مگر یہ قیمت"۔ حضرت ابوبکرؓ نے مجبوراً قبول کیا۔ حضرت عائشہؓ اس وقت کمسن تھیں، ان کی بڑی بہن حضرت اسماءؓ نے جو حضرت عبداللہؓ بن زبیر کی ماں تھیں، سفر کا سامان کیا، دو تین دن کا کھانا، ناشتہ دان میں رکھا۔ نطاق، جس کو عورتیں کمر سے لپیٹتی ہیں پھاڑ کر اس سے ناشتہ دان کا منہ باندھا۔ یہ وہ شرف تھا جس کی بنا پر آج تک اُن کو ذاتُ النطاقین کے لقب سے یاد کیا جاتا ہے +

کفار نے جب آپؐ کے گھر کا محاصرہ کیا اور رات زیادہ گزر گئی تو قدرت نے اُن کو بے خبر کر دیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان کو سوتا چھوڑ کر باہر آئے۔ کعبہ کو دیکھا اور فرمایا" مکہ"! تو مجھ کو تمام دنیا سے زیادہ عزیز ہے، لیکن تیرے فرزند مجھ کو رہنے نہیں دیتے"۔ حضرت ابوبکرؓ سے پہلے سے قرارداد ہو چکی تھی۔ دونوں صاحب پہلے جبلِ ثور کے غار میں جا کر پوشیدہ ہوئے۔ یہ غار آج بھی موجود ہے اور بوسہ گاہِ خلائق ہے۔ حضرت ابوبکرؓ کے بیٹے عبداللہؓ جو نوخیز جوان تھے، شب کو غار میں ساتھ سوتے، صبح منہ اندھیرے شہر چلے جاتے اور پتہ لگاتے کہ قریش کیا مشورے کر رہے ہیں، جو کچھ خبر ملتی شام کو آ کر آنحضرت (صلی اللہ علیہ وسلم) سے عرض کرتے۔ حضرت ابوبکرؓ کا غلام کچھ رات گئے بکریاں چرا کر لاتا، آپؐ اور حضرت ابوبکرؓ ان کا دودھ پی لیتے۔ تین دن تک صرف یہی غذا تھی۔

لیکن ابنِ ہشام نے لکھا ہے کہ روزانہ شام کو حضرت اسماءؓ گھر سے کھانا پکا کر غار میں پہنچا آتی تھیں۔ اسی طرح تین راتیں غار میں گزاریں:۔

صبح کو قریش کی آنکھیں کھلیں تو پلنگ پر آنحضرت (صلی اللہ علیہ وسلم) کے بجائے حضرت علیؓ تھے۔ ظالموں نے آپ کو پکڑ کر اور حرم میں لے جا کر تھوڑی دیر محبوس رکھا، اور چھوڑ دیا۔ پھر آنحضرت (صلی اللہ علیہ وسلم) کی تلاش میں نکلے، ڈھونڈتے ڈھونڈتے غار کے دہانے تک آ گئے۔ آہٹ پا کر حضرت ابوبکرؓ غمزدہ ہوئے، اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم) سے عرض کی کہ" اب دشمن اس قدر قریب آ گئے کہ اگر اپنے قدم پر اُن کی نظر پڑ جائے تو ہم کو دیکھ لیں گے"۔ آپؐ نے فرمایا:۔

لَا تَحْزَنْ اِنَّ اللّٰہَ مَعَنَا (توبہ)

گھبراؤ نہیں، خدا ہمارے ساتھ ہے:۔

مشہور ہے کہ جب کفار غار کے قریب آ گئے تو خدا نے حکم دیا، دفعۃً ببول کا درخت اُگا، اور اس کی ٹہنیوں نے پھیل کر آنحضرت (صلی اللہ علیہ وسلم) کو چھپا لیا۔ ساتھ ہی دو کبوتر آئے اور گھونسلا بنا کر انڈے دیئے۔ حرم کے کبوتر انہی کبوتروں کی نسل سے ہیں۔ اس روایت کو مواہب لدنیہ میں تفصیل سے نقل کیا گیا ہے اور زرقانی نے بزّاز وغیرہ سے اس کے ماخذ بتائے ہیں، لیکن یہ تمام روایتیں غلط ہیں۔ اس روایت کا اصل راوی عون بن عمرو ہے، اس کی نسبت امام فنِ رجال یحییٰ بن معین کا قول ہے" لا شیئ" یعنی ہیچ ہے۔ امام بخاری نے کہا ہے، کہ" وہ منکر الحدیث اور مجہول ہے"۔ اس روایت کا ایک اور راوی ابومصعب مکی ہے، وہ مجہول الحال ہے چنانچہ علامہ ذہبی نے میزان الاعتدال میں عون بن عمرو کے حال میں یہ تمام اقوال نقل کیے ہیں، اور خود اس روایت کا بھی ذکر کیا ہے:۔

بہر حال، چوتھے دن آپؐ غار سے نکلے، عبداللہ بن اُریقط ایک کافر، جس پر اعتماد

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تھا، راہنمائی کے لیے اُجرت پر مقرر کر لیا گیا وہ آگے آگے راستہ بتاتا تھا، ایک رات دن برابر چلے گئے، دوسرے دن دوپہر کے وقت دھوپ سخت ہو گئی تو حضرت ابوبکرؓ نے چاہا کہ رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) سایہ میں آرام فرمالیں۔ چاروں طرف نظر ڈالی، ایک چٹان کے نیچے سایہ نظر آیا، سواری سے اُتر کر زمین جھاڑی، پھر اپنی چادر بچھا دی۔ آنحضرت (صلی اللہ علیہ وسلم) نے آرام فرمایا تو تلاش میں نکلے کہ کہیں کچھ کھانے کو مل جائے تو لائیں۔ پاس ہی ایک چرواہا بکریاں چرا رہا تھا، اس سے کہا، ایک بکری کا تھن گرد و غبار سے صاف کر دے پھر اس کے ہاتھ صاف کرائے اور دُودھ دوہایا۔ برتن کے منہ پر کپڑا لپیٹ دیا کہ گرد نہ پڑنے پائے، دُودھ لے کر آنحضرت (صلی اللہ علیہ وسلم) کے پاس آئے اور تھوڑا سا پانی ملا کر پیش کیا، آپؐ نے پی کر فرمایا کہ "کیا ابھی چلنے کا وقت نہیں آیا"؟ آفتاب اب ڈھل چکا تھا، اس لیے آپؐ وہاں سے روانہ ہوئے۔

قریش نے اشتہار دیا تھا کہ جو شخص محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) یا ابوبکرؓ کو گرفتار کر کے لائے گا، اس کو ایک خونبہا کے برابر (یعنی سَو اونٹ) انعام دیا جائے گا۔ سُراقہ بن جعشم نے سُنا تو انعام کی اُمید میں نکلا، عین اس حالت میں کہ آپؐ روانہ ہو رہے تھے۔ اس نے آپؐ کو دیکھ لیا، اور گھوڑا دوڑا کر قریب آگیا لیکن گھوڑے نے ٹھوکر کھائی، وہ گر پڑا۔ ترکش سے فال کے تیر نکالے کہ حملہ کرنا چاہیے یا نہیں؟ جواب میں "نہیں" نکلا۔ لیکن سَو اونٹوں کا گراں بہا معاوضہ ایسا نہ تھا کہ تیر کی بات مان لی جاتی۔ دوبارہ گھوڑے پر سوار ہوا اور آگے بڑھا۔ اب کی گھوڑے کے پاؤں گھٹنوں تک زمین میں دھنس گئے۔ گھوڑے سے اتر پڑا اور پھر فال دیکھی۔ اب بھی وہی جواب تھا۔ لیکن مکرر تجربہ نے اس کی ہمت پست کر دی، اور یقین ہو گیا کہ یہ کچھ اور آثار ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آکر قریش کے اشتہار کا واقعہ سُنایا، اور درخواست کی کہ مجھ کو امن کی تحریر لکھ دیجیے۔ حضرت ابوبکرؓ کے غلام عامر بن فہیرہؓ نے چمڑے کے ایک ٹکڑے پر فرمانِ امن لکھ دیا۔

حُسنِ اتفاق یہ کہ حضرت زبیرؓ شام سے تجارت کا سامان لے کر آرہے تھے، انہوں نے آنحضرت (صلی اللہ علیہ وسلم)، اور حضرت ابوبکرؓ کی خدمت میں چند بیش قیمت کپڑے پیش کیے جو اس بے سروسامانی میں غنیمت تھے۔

ابن سعد نے طبقات میں اس مقدس سفر کی تمام منزلیں گنائی ہیں۔ اگرچہ عرب کے نقشوں میں آج ان کا نام نہیں ملتا۔ تاہم عقیدت مند صرف نام سے لذت یاب ہو سکتے ہیں۔

خرار، شنیۃ المرۃ، لقف، مدلجۃ، مرجح حدالمد، اذاخر، رابغ (یہ مقام آج بھی حجاج کے راستے میں آتا ہے، یہاں آپؐ نے مغرب کی نماز پڑھی)، ذاسلم، عثاینۃ، فاحہ، عرج جدوات، رکوبۃ، عقیق، حنجانۃ۔

تشریف آوری کی خبر مدینہ میں پہلے پہنچ چکی تھی۔ تمام شہر ہمہ تن چشم انتظار تھا۔ معصوم بچے فخر اور جوش میں کہتے پھرتے تھے کہ "پیغمبر (صلی اللہ علیہ وسلم) آرہے ہیں"۔ لوگ ہر روز ترڑکے سے نکل نکل کر شہر کے باہر جمع ہوتے اور دوپہر تک انتظار کر کے حسرت کے ساتھ واپس چلے آتے، ایک دن انتظار کر کے واپس جا چکے تھے کہ ایک یہودی نے قلعہ سے دیکھا اور فراست سے پہچان کر پکارا، کہ "اہلِ عرب! تم جس کا انتظار کرتے تھے وہ آگیا"۔ تمام شہر تکبیر کی آواز سے گونج اٹھا، انصار ہتھیار سج سج کر بیتابانہ گھروں سے نکل آئے۔

(سیرۃ النبی جلد اول صفحہ ۲۷۳ تا صفحہ ۲۸۰)

شانِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم

محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد۔ ربوہ

سیّد الانام حضرت امام الاصفیاء خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے عقیدت و شیفتگی کے بغیر نجات ممکن نہیں اور آنحضورؐ کی ذاتِ اقدس سے والہانہ تعلق محبت شانِ مصطفےٰؐ کی معرفت سے وابستہ ہے۔ یہی وجہ ہے کہ حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ نے اپنے شعری کلام میں بھی اس پہلو پر نہایت وجد آفریں رنگ میں بڑی کثرت و تواتر سے روشنی ڈالی ہے۔ مثلاً "براہین احمدیہ" جلد چہارم (مطبوعہ ۱۸۸۴ء) کے صفحہ ۵۲۴ تا صفحہ ۵۴۳ کے حاشیہ در حاشیہ ۳ میں آپ کے قلم مبارک سے ایک لمبی فارسی نظم شائع شدہ ہے جس کے چند اشعار یہ ہیں:۔

۱۔ آں شہ عالم کہ نامش مصطفےٰؐ
سیّد عشاق حق شمس الضحےٰ

۲۔ آنکہ ہر نور ے طفیلِ نورِ اوست
آنکہ منظورِ خدا منظورِ اوست

۳۔ مصطفےٰؐ آئینہ روئے خدا است
منعکس در وے ہماں خوئے خدا است

۴۔ گر ندیدستی خدا اُو را ببیں
من "رآنی قد رای الحق" ایں یقیں

ترجمہ:۔

۱۔ وہ جہاں کا بادشاہ جس کا نام مصطفےٰؐ ہے جو عشاقِ حق کا سردار اور شمس الضحیٰ ہے۔

۲۔ ہر نور آپ ہی کے طفیل سے ہے اور جو آپ کا منظور ہے وہی (خدا کی نظر میں) منظور ہے۔

۳۔ **مصطفےٰؐ تو خدا کے چہرہ کا آئینہ ہیں۔ آنحضورؐ میں خدا تعالیٰ ہی کی تمام صفات منعکس ہیں۔**

۴۔ اگر تو نے خدا کو نہیں دیکھا تو مصطفےٰؐ کو دیکھ۔ کیونکہ یہ حدیث نبوی یقینی ہے کہ جس نے مجھے دیکھا اُس نے حق کو دیکھا۔

حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ کا خط کشیدہ تیسرا شعر غایت درجہ عارفانہ ہے جسے پاکستان کے ایک ممتاز عالم مولانا محمد شفیع صاحب اوکاڑوی نے اپنی مقبولِ عام کتاب "ذکرِ جمیل" کے صفحہ ۱۰۴ پر درج فرمایا مگر اس کو علامہ اقبال کی طرف منسوب کر دیا گیا۔ مولانا تو اب مرحوم ہو چکے ہیں امید ہے کتاب کی ناشر "مدینہ پبلشنگ کمپنی بندر روڈ کراچی" کی طرف اس علمی فروگذاشت کی اصلاح اگلے ایڈیشن میں کر دی جائے گی۔ یہ اقدام اس بلند پایہ کتاب کی افادیت میں یقیناً کم از کم اضافہ کا موجب بنے گا۔

ربِّ کریم ہم سب کو مقام رسولِ عربیؐ کی شناخت کی بھی توفیق بخشے کہ آنحضرتؐ کی غلامی بادشاہت ہفت اقلیم سے افضل ہے۔

دوسروں کیلئے دُعا کرنے کا فائدہ

سیدنا حضرت اقدس بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں:۔

"دوسروں کے لئے دعا کرنے میں ایک عظیم الشان فائدہ یہ بھی ہے کہ عمر دراز ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف میں یہ وعدہ کیا ہے کہ جو لوگ دوسروں کو نفع پہنچاتے ہیں اور مفید وجود ہوتے ہیں۔ ان کی عمر دراز ہوتی ہے جیسا کہ فرمایا اَمَّا مَا یَنْفَعُ النَّاسَ فَیَمْکُثُ فِی الْاَرْضِ اور دوسری قسم کی ہمدردیاں چونکہ محدود ہیں اس لئے خصوصیت کے ساتھ جو خیر جاری قرار دی جا سکتی ہے وہ یہی دُعا کی خیر ہے جبکہ خیر کا نفع کثرت سے ہے تو ہر آیت کا فائدہ ہم سب سے زیادہ دعا کے ساتھ اٹھا سکتے ہیں۔ نافع کی عمر لمبی ہوتی ہے اور یہ بالکل سچی بات ہے کہ جو دنیا میں خیر کا موجب ہوتا ہے اس کی عمر دراز ہوتی ہے اور جو شر کا موجب ہوتا ہے وہ جلدی اٹھا لیا جاتا ہے۔"

(ملفوظات جلد دوم صفحہ ۷۷)

(نظارت اصلاح وارشاد ربوہ)

جامعہ احمدیہ میں داخلہ

اس سال جامعہ احمدیہ میں داخلہ کیلئے واقفین زندگی طلباء کا انٹرویو انشاء اللہ میٹرک کے نتیجہ کے بعد ہوگا۔ انٹرویو کی تاریخ کا اعلان عنقریب اخبار الفضل میں کر دیا جائیگا۔

(۲)۔ جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے لیئے درخواستیں ۳۰ جون ۱۹۸۴ء تک مقامی جماعت کے امیر یا صدر کی معرفت وکالت دیوان تحریک جدید ربوہ میں پہنچ جانی چاہئیں۔ اس لیئے وقف کر کے جامعہ احمدیہ میں داخلہ کی خواہش رکھنے والے نوجوان میٹرک کے نتیجہ کا انتظار نہ کریں بلکہ فوری طور پر درخواستیں بھجوا دیں۔ تاکہ انٹرویو سے پہلے امیدواران کے وقف اور جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے بارہ میں ضروری کوائف مکمل کئے جا سکیں۔

(وکیل الدیوان تحریک جدید ربوہ)

ہر صاحب استطاعت احباب کا فرض ہے
کہ اخبار الفضل خود خرید کر پڑھے۔ (مینیجر الفضل)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزہ رکھنے کے فوائد

ماہ رمضان کی برکات:

مکرم انعام الرحمٰن صاحب ، مربی سلسلہ۔ ربوہ:

"یاایھا الذین اٰمنوا کتب علیکم الصیام کما کتب علی الذین من قبلکم لعلکم تتقون ○ ایاما معدودات فمن کان منکم مریضا او علی سفر فعدۃ من ایام اخر وعلی الذین یطیقونہ فدیۃ طعام مسکین فمن تطوع خیرا فھو خیر لہ وان تصوموا خیر لکم ان کنتم تعلمون ○ شھر رمضان الذی انزل فیہ القرآن ھدی للناس وبینات من الھدی والفرقان فمن شھد منکم الشھر فلیصمہ ومن کان مریضا او علی سفر فعدۃ من ایام اخر یرید اللہ بکم الیسر ولا یرید بکم العسر ولتکملوا العدۃ ولتکبروا اللہ علی ما ھداکم ولعلکم تشکرون ○"

(سورۃ بقرہ آیات ۱۸۴ تا ۱۸۶)

ترجمہ: اے لوگو جو ایمان لائے ہو تم پر بھی روزوں کا رکھنا اسی طرح فرض کیا گیا ہے جس طرح ان لوگوں پر فرض کیا گیا تھا جو تم سے پہلے گزر چکے ہیں۔ تاکہ تم روحانی اور اخلاقی کمزوریوں سے بچو: سو تم روزے رکھو۔ چند گنتی کے دن اور تم میں سے جو شخص مریض ہو یا سفر میں ہو تو اسے اور دنوں میں تعداد پوری کرنی ہوگی اور ان لوگوں پر جو اس روزہ کی طاقت نہ رکھتے ہوں بطور فدیہ ایک مسکین کا کھانا دینا (بشرط استطاعت) واجب ہے اور جو شخص پوری فرمانبرداری سے کوئی نیک کام کرے گا تو اس کے لئے بہتر ہوگا۔ اور اگر تم علم رکھتے ہو تو سمجھ سکتے ہو کہ تمہارا روزے رکھنا تمہارے لئے بہتر ہے۔

رمضان کا مہینہ وہ مہینہ ہے جس کے بارہ میں قرآن کریم نازل کیا گیا ہے وہ (قرآن) جو تمام انسانوں کے لئے ہدایت بنا کر بھیجا گیا ہے اور کھلے دلائل اپنے اندر رکھتا ہے ایسے دلائل جو ہدایت پیدا کرتے ہیں اور اس کے ساتھ ہی قرآن مجید میں الٰہی نشانات بھی ہیں اس لئے تم میں سے جو شخص اس مہینے کو اس حال میں دیکھے کہ نہ مریض ہو نہ مسافر اسے چاہیئے کہ وہ اس کے روزے رکھے۔ اور جو مریض ہو یا سفر میں ہو تو اس پر اور دنوں میں تعداد پوری کرنی واجب ہوگی۔ اللہ تمہارے لئے آسانی چاہتا ہے اور تنگی نہیں چاہتا۔ اور یہ حکم اس نے اس لئے دیا ہے تاکہ تم تنگی میں نہ پڑو تاکہ تم تعداد پوری کرلو اور اس بات پر اللہ کی بڑائی بیان کرو کہ اس نے تم کو ہدایت دی ہے اور تاکہ تم اس کے شکر گزار بنو۔

خدا تعالیٰ ایک مخفی خزانہ تھا اس نے اپنے چہرہ نمائی کے لئے ابن آدم کو پیدا کیا۔ جیسا کہ فرماتا ہے:۔

"کنت کنزا مخفیا فاردت ان اعرف فخلقت آدم"

قرآن مجید نے اس مضمون کو اس طرح بیان کیا ہے:۔

"وما خلقت الجن والانس الا لیعبدون ○"

کہ جن و انس کی پیدائش کی غرض خدا تعالیٰ کی محبت کو حاصل کرنا ہے جس کی انتہاء عبادت ہے۔

یہ لازمی بات ہے جہاں محبت ہوتی ہے وہاں آزمائشوں اور امتحانوں سے گزرنا پڑتا ہے۔ پس رمضان کے مہینے میں انسان کا روزہ رکھنا ایک امتحان ہے، ایک آزمائش ہے جس کے ذریعہ انسان خدا کی محبت کو حاصل کرتا ہے روزہ ایک سیڑھی بھی ہے جس پر انسان قدم رکھ کر خدا تعالیٰ کی محبت کے محل میں داخل ہوتا ہے۔

رمضان کی وجہ تسمیہ:

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ اس ماہ کی وجہ تسمیہ بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"رمض سورج کی تپش کو کہتے ہیں۔ رمضان میں چونکہ انسان اکل و شرب اور تمام جسمانی لذتوں پر صبر کرتا ہے دوسرے اللہ تعالیٰ کے احکام کے لئے ایک حرارت اور جوش پیدا کرتا ہے۔ روحانی اور جسمانی حرارت اور تپش مل کر رمضان ہوا۔ اہل لغت جو کہتے ہیں کہ گرمی کے مہینہ میں آیا اس لئے رمضان کہلایا میرے نزدیک صحیح نہیں ہے۔ کیونکہ عرب کے لئے یہ خصوصیت نہیں ہو سکتی روحانی رمض سے مراد روحانی ذوق و شوق اور حرارت دینی ہوتی ہے۔ رمض اس حرارت کو بھی کہتے ہیں جس سے پتھر وغیرہ گرم ہو جاتے ہیں۔"

(تفسیر سورۃ بقرہ از حضرت بانی سلسلہ صفحہ ۲۶۴)

روزے کی وجہ تسمیہ:

اوپر ماہ رمضان کی وجہ تسمیہ بیان کی گئی ہے۔ آیئے! اب لفظ روزہ پر نظر دوڑاتے ہیں۔

روزہ عربی لفظ صوم کا ترجمہ ہے اور صوم کے لغت میں معانی ہیں۔

"الامساک" - کسی چیز سے رک جانا

شریعت میں اس کی تعریف یوں ہے:۔

"امساک المکلف بالنیۃ من الخیط الابیض الی الخیط الاسود عن تناول الاطیبین والاستمناء والاستقاء"

یا "الامساک عن الاکل والشرب والجماع من الصبح الی المساء"

ایک عاقل و بالغ کا کھانے پینے اور مباشرت سے طلوع فجر سے لے کر غروب آفتاب تک رکے رہنا۔

ماہ رمضان اور روزے کی فضیلت:

حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے روزے کے مندرجہ ذیل فضائل بیان فرمائے ہیں:۔

"اذا کان اول لیلۃ من رمضان صفدت الشیاطین ومردۃ الجن وغلقت ابواب النار فلم یفتح منھا باب وفتحت ابواب الجنۃ فلم یغلق منھا باب وینادی مناد یا باغی الخیر اقبل ویا باغی الشر اقصر واللہ عتقاء من النار وذلک کل لیلۃ" (ترمذی)

یعنی جس رات رمضان شروع ہوتا ہے شیاطین اور سرکش جکڑے جاتے ہیں اور دوزخ کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں اور ان میں سے کوئی دروازہ نہیں کھولا جاتا۔ اور جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے اور ان میں سے کوئی دروازہ بند نہیں کیا جاتا۔ ایک صدا لگانے والے کی آواز آتی ہے۔ اے نیکی چاہنے والے نیکی کر اور برائی کے طالب رک جا۔ اور اللہ کئی لوگوں کو عذاب سے آزاد کرتا ہے اور یہ کارروائی رمضان المبارک کی ہر رات میں جاری رہتی ہے

پھر فرمایا:۔

(۲) "کل عمل ابن آدم لہ الا الصوم فانہ لی وانا اجزی بہ" (بخاری)

ابن آدم کا ہر عمل اس کے لئے ہے سوائے روزے کے اس کی جزا میں دوں گا اور اگر اُجزیٰ ہو تو معانی ہیں اس کی جزا میں خود ہوں۔

(۳) "والذی نفس محمد بیدہ لخلوف فم الصائم اطیب عند اللہ من ریح المسک" (بخاری)

اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں محمد کی جان ہے۔ روزہ دار کے منہ سے آنے والی بو خدا تعالیٰ کے نزدیک کستوری کی خوشبو سے عمدہ ہے

(۴) "للصائم فرحتان یفرحھما اذا افطر فرح بفطرہ واذا لقی ربہ فرح بصومہ" (بخاری)

روزہ دار کے لئے دو خوشیاں ہیں۔ ایک خوشی افطار کے وقت اسے نصیب ہوتی ہے اور دوسری خوشی اس وقت ملے گی جب وہ اپنے رب سے ملے گا۔

(۵) "ان فی الجنۃ بابا یقال لہ الریان یدخل منہ الصائمون یوم القیامۃ لا یدخل منہ احد غیرھم فاذا دخلوا اغلق فلم یدخل منہ احد" (بخاری)

جنت میں ایک دروازہ ہے جسے ریان کہتے ہیں۔ اس میں سے صرف روزہ دار ہی داخل ہوں گے۔ قیامت کے روز ان کے علاوہ کوئی داخل نہ ہوگا۔ جب وہ داخل ہو جائیں گے تو پھر وہ دروازہ بند کر دیا جائے گا۔

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ روزے کی فضیلت بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"روزہ کی حقیقت سے بھی لوگ ناواقف ہیں۔ اصل یہ ہے کہ جس ملک میں انسان جاتا نہیں اور جس عالم سے واقف نہیں اس کے حالات کیا بیان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کرے۔ روزہ اتنا ہی نہیں کہ اس میں انسان بھوکا پیاسا رہتا ہے بلکہ اس کی حقیقت اور اس کا اثر ہے جو تجربہ سے معلوم ہوتا ہے۔ انسانی فطرت میں ہے کہ جس قدر کم کھاتا ہے اسی قدر تزکیہ نفس ہوتا ہے اور کشفی قوتیں بڑھتی ہیں۔"

(تفسیر سورہ بقرہ از حضرت بانی سلسلہ صفحہ ۲۵۸)

"شھر رمضان الذی انزل فیہ القرآن۔ یہی ایک فقرہ ہے جس سے ماہ رمضان کی عظمت معلوم ہوتی ہے۔ صوفیاء نے لکھا ہے کہ یہ ماہ تنویر قلب کے لئے عمدہ مہینہ ہے کثرت سے اس میں مکاشفات ہوتے ہیں۔ صلوٰۃ تزکیہ نفس کرتی ہے اور صوم (روزہ) تجلی قلب کرتا ہے۔ تزکیہ نفس سے مراد یہ ہے کہ نفس امارہ کی شہوات سے بُعد حاصل ہو جاوے اور تجلی قلب سے یہ مراد ہے کہ کشف کا دروازہ اس پر کھلے کہ خدا کو دیکھ لیوے۔"

(تفسیر سورہ بقرہ از حضرت بانی سلسلہ صفحہ ۲۶۵)

پھر فرماتے ہیں کہ:۔

"جوانی میں میں نے چھ ماہ تک روزے رکھے اور میں نے دیکھا کہ انوار کے ستون آسمان پر جا رہے ہیں۔"

ماہ رمضان کی بہت بڑی فضیلت:

"انا انزلنٰہ فی لیلۃ القدر ۝ وما ادرٰک ما لیلۃ القدر ۝ لیلۃ القدر خیر من الف شھر ۝ تنزل الملٰئکۃ والروح فیھا باذن ربھم من کل امر سلٰم ۝ ھی حتی مطلع الفجر ۝" (سورۃ القدر)

ہم نے قرآن مجید کو قدر کی رات میں اتارا اور اے مخاطب تجھے کیا معلوم کہ وہ رات کتنی عظیم الشان رات ہے۔ یہ لیلۃ القدر تو ہزار مہینوں سے بہتر ہے اس میں فرشتے اور روح الامین اپنے رب کے حکم سے اترتے ہیں اور پھر تو سلامتی ہی سلامتی رہتی ہے اور یہ حال صبح کے طلوع ہونے تک رہتا ہے۔

ماہ رمضان کی سب سے بڑی فضیلت یہ ہے کہ لیلۃ القدر اسی ماہ میں آتی ہے۔

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کے متعلق بتایا گیا لیکن جب حضورؐ کو اس کی اطلاع ملی اور آپ باہر آئے تو دو آدمی لڑ رہے تھے۔ حضورؐ فرماتے ہیں کہ مجھے ان کے صدمہ کے باعث وہ معین رات بھول گئی پس تم آخری عشرہ کی طاق راتوں میں اسے تلاش کرو۔

روزے کی حکمتیں:

خدا تعالیٰ نے ماہ رمضان اور روزے کی مندرجہ ذیل بنیادی حکمتیں بیان کی ہیں:۔

(۱) لعلکم تتقون

(۲) لتکبروا اللہ علی ما ھدٰکم

(۳) لعلکم تشکرون

لعلکم تتقون سے متعلق حضرت فضل عمرؓ نے تفسیر کبیر سورۃ بقرہ میں جو فرمایا اس کا خلاصہ یہ ہے کہ اس کے کئی معنی ہو سکتے ہیں مثلاً ایک معنی تو یہ ہیں کہ ہم نے تم پر اس لئے روزے فرض کئے ہیں:۔ تاکہ تم ان قوموں کے اعتراضوں سے بچ جاؤ جو روزے رکھتی ہیں۔ جو بھوک اور پیاس کی شدت کو برداشت کر کے خدا تعالیٰ کو خوش کرتی رہتی ہیں۔

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا۔ الصوم جنۃ کہ روزہ ڈھال ہے حضرت فضل عمرؓ اس کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

(۲) "لعلکم تتقون میں دوسرا اشارہ اس امر کی طرف کیا گیا ہے کہ اس کے ذریعہ سے خدا تعالیٰ روزہ دار کا محافظ ہو جاتا ہے۔ کیونکہ اتقاء کے معانی ہیں ڈھال بنانا۔ پس اس آیت کے معنے یہ ہوئے کہ تم پر روزے فرض کئے گئے ہیں تاکہ تم خدا تعالیٰ کو اپنی ڈھال بنا لو۔ اور ہر شر اور خیر کے نقصان سے محفوظ رہو۔"

(۳) "روزے میں قربانی کی عادت ڈالی جاتی ہے کیونکہ جہاد میں کھانے پینے کی تکالیف آ جاتی ہیں ان کی مشق کروائی جاتی ہے۔"

(۴) "انسان کی روحانی نظر تیز ہو جاتی ہے اور وہ کچھ دیکھنے لگتا ہے جو اسے پہلے نظر نہیں آتا تھا۔"

روزہ باعث ذکر و شکر:

"لتکبروا اللہ علی ما ھدٰکم ولعلکم تشکرون ۝"

جب انسان اپنی معمول کی زندگی بسر کرتا ہے تو اس کو خدا تعالیٰ کی ان عظیم الشان نعمتوں کا احساس اتنا نہیں ہوتا جتنا روزے رکھنے اور ان کی تعمیل کو خدا تعالیٰ کی خوشنودی کے لئے ترک کرنے سے ہوتا ہے۔

حضرت بانی سلسلہ فرماتے ہیں:۔

"خدا تعالیٰ کا منشاء اس سے یہ ہے کہ ایک غذا کو کم کرو اور دوسری کو بڑھاؤ۔ ہمیشہ روزہ دار کو یہ مدنظر رکھنا چاہیئے کہ اس سے اتنا ہی مطلب نہیں کہ بھوکا رہے بلکہ اسے چاہیئے کہ خدا تعالیٰ کے ذکر میں مصروف رہے تاکہ تبتل اور انقطاع حاصل ہو پس روزے سے یہی مطلب ہے کہ انسان ایک روٹی کو چھوڑ کر جو صرف جسم کی پرورش کرتی ہے دوسری روٹی کو حاصل کرے جو روح کی تسلی اور سیری کا باعث ہے۔"

(تفسیر سورہ بقرہ از حضرت بانی سلسلہ صفحہ ۲۵۹)

روزہ باعث استجابت دعا:

"واذا سألک عبادی عنی فانی قریب اجیب دعوۃ الداع اذا دعان فلیستجیبوا لی ولیؤمنوا بی لعلھم یرشدون ۝"

جب میرے بندے تجھ سے سوال کریں کہ خدا کہاں ہے تو کہہ دے کہ میں ان کے قریب ہوں اور ہر پکارنے والے کی پکار کو سنتا ہوں۔ پس چاہیئے کہ وہ میری آواز پر لبیک کہیں اور مجھ پر ایمان لائیں تاکہ رشد و ہدایت سے ہم کنار ہوں۔

اور یہ ظاہر بات ہے کہ انسان جس قدر عبادات ماہ رمضان میں بجا لاتا ہے اور جس قدر دعائیں ماہ رمضان میں کرتا ہے وہ کسی اور ماہ میں نہیں کرتا لہٰذا خدا تعالیٰ بھی اسے جواب دیتا ہے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس مفہوم کو بیان کرتے ہوئے فرمایا:۔

"رات کے آخیر وقت میں خدا تعالیٰ نچلے آسمان پر آتا ہے اور فرماتا ہے کہ ہے کوئی جو مجھ سے مانگے۔ میرے دیدار کا طالب ہو تو میں اس پر چہرہ نمائی کروں۔"

پس رمضان میں انسان سب سے زیادہ دعائیں کر سکتا ہے اور قبولیت دعا کے دروازے کھلے ہوتے ہیں۔

روزہ اور ہمدردیٔ خلق:

روزہ کی بدولت انسان کو اپنے غریب بھائیوں کی حالت معلوم ہو جاتی ہے کہ وہ کس طرح زندگی بسر کرتے ہیں۔ اور فاقہ کشی کی اہمیت واضح ہوتی ہے اور غرباء پروری اور مساکین کی امداد کے لئے دل میں خود بخود تڑپ پیدا ہوتی ہے۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق آتا ہے:۔

"کان اجود بالخیر من الریح المرسلۃ"

یعنی آپؐ رمضان المبارک میں تیز چلنے والی ہوا سے بھی زیادہ تیزی سے صدقات کرتے تھے۔

روزہ کی سب سے بڑی حکمت

لقاء الٰہی کی نوید:

خدا تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے:۔

"والذین جاھدوا فینا لنھدینھم سبلنا۔"

روزہ سب سے بڑا مجاہدہ ہے اور خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ جو شخص ہمارے راستہ میں مجاہدہ کرتا ہے ہم اسے اپنی محبت کے راستوں کی طرف راہنمائی کرتے ہیں اسی لئے خدا تعالیٰ نے فرمایا:۔

"الصوم لی وانا اجزی بہ"

کہ روزے کی جزا میں دیتا ہوں۔ یا یہ کہ روزے کی جزا میں خود ہوں۔ میں خود اس شخص پر چہرہ نمائی کرتا ہوں۔

خدا تعالیٰ ہم سب کو اس مبارک مہینے کی برکات سے استفادہ کرنے کی توفیق دے۔ آمین!

○

(اخبار احمدیہ بقیہ صفحہ اوّل)

خدا جس کے آگے کوئی بات بھی بجز وعدہ کی مستثنیات کے۔ انہونی نہیں ہے۔ محض اپنے فضل اور رحم سے ہمشیرہ کو شفاء کاملہ عطاء فرمائے اور نئی زندگی سے ہمکنار کرے آمین۔ (پروفیسر بشارت الرحمٰن ایم۔ اے ربوہ)

● عزیزم عبدالرفیق جدران پریسیڈنٹ احمدیہ سیکنڈری سکول پوسن گھانا روانہ ہو گئے ہیں۔ عزیزم چند روز پہلے بیمار تھے اور ہسپتال میں داخل تھے اب صحت یابی کے بعد صفحہ پر روانہ ہو گئے ہیں۔

احباب انکی بخیریت اپنی جگہ پر پہنچنے اور صحت یابی کے لئے دعا کریں۔

(محمد عبدالقدیر پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ ناصر آباد)

خط و کتابت کرتے وقت چیٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

(بقیہ اداریہ صفحہ ۲)

رمضان کے ایک شیریں اور طیب ثمر کے طور پر اسے ملتی ہے اور پھر سارا سال اس کے اندر کارفرما رہتی ہے اور وہ قدم قدم پر تقویٰ کے زیر اثر اطاعت کی اس روح کا مظاہرہ کرتا چلا جاتا ہے۔ سال کے باقی مہینے دراصل امتحان کے مہینے ہوتے ہیں جن میں وہ اپنے عمل سے اس امر کا ثبوت بہم پہنچاتا ہے کہ اس نے رمضان کی ایک عظیم الشان برکت کے طور پر تقویٰ اور اطاعت کی روح کو اس درجہ اپنایا ہے کہ اب اس کے لئے خدا اور رسولؐ کے احکام کی بجا آوری سے انحراف ممکن نہیں ہے۔

درخواست ہائے دعا

- برادرم رفیق احمد ناصر بوجہ بیرقان شدید بیمار ہیں (محمد یونس خالد مربی سلسلہ)
- خاکسار عرصہ ڈیڑھ سال سے گھٹنوں میں درد کی وجہ سے بیمار ہے۔ (صوفی محمد ابراہیم جالندھری۔ سرگودھا)
- میری دائیں ٹانگ کی ہڈی ٹوٹ گئی تھی ابھی تک کام کے قابل نہیں ہوا اور نہ ہی چل پھر سکتا ہوں (ارشاد رفیق احمد)

احباب ان کو اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں۔

بازیافتہ نقدی

مورخہ ۹ جون ۱۹۸۴ء دوپہر کے وقت رحمت بازار کے چوک میں کچھ رقم گری ہوئی ملی ہے۔ جس کسی کی ہو نشانی بتا کر خاکسار سے وصول کر لے۔

(خواجہ بشارت احمد سبزی فروش رحمت بازار ربوہ)

بچے قوم کی امانت ہیں

اور آئندہ آنے والی نسلوں کے قائد اس لئے ہمیں چاہیئے کہ ہم ان کی تعلیم و تربیت کا پورا پورا خیال رکھیں۔ یہ ہمارا اخلاقی فرض اور قومی ذمہ داری بھی ہے۔

(ایڈیشنل سیکرٹری عمومی مجلس اطفال الاحمدیہ مرکزیہ)

گمشدہ رسید بک

مجلس خدام الاحمدیہ مغلپورہ لاہور کی رسید بک نمبر ۱۸۴۹۰ کی رسیدات نمبر ۵۶ تا نمبر ۶۴ گم ہو گئی ہیں۔ لہذا اعلان کیا جاتا ہے کہ رسیدات مذکورہ پر کسی قسم کی ادائیگی نہ کی جائے اور اگر کسی کے علم میں آ جائے تو دفتر مرکزیہ خدام الاحمدیہ واپس بھجوا کر ممنون فرماویں۔

(مہتمم مال مرکزیہ ربوہ)

کیا آپ نے اپنے پیارے امام کی آواز پر لبیک کہنا شروع کر دیا ہے

پیارے بچو! ہمارے پیارے اور جان سے بھی زیادہ عزیز آقا نے ہمیں دعاؤں کی تلقین کی ہے۔ ٹوپی پہننے کی نصیحت کی ہے، جھوٹ نہ بولنے اور کسی کو گالی نہ دینے کا ارشاد فرمایا ہے۔ کیا آپ نے عمل کرنا شروع کر دیا ہے۔

(ایڈیشنل سیکرٹری عمومی مجلس اطفال الاحمدیہ مرکزیہ)

ضروری اعلان

نصرت انڈسٹریل سکول ربوہ ۳ر جولائی کو موسم گرما کی تعطیلات کے بعد کھل رہا ہے۔ سپیشل کورس جس میں کپڑوں کی سلائی کٹائی۔ بنائی۔ ہاتھ کی کڑھائی۔ مشین کی کڑھائی نیز پینٹنگ کا شوق رکھنے والی طالبات نیز ڈپلومہ کرنے والی طالبات بھی داخلہ لے سکتی ہیں۔

(ہیڈ مسٹریس نصرت انڈسٹریل سکول ربوہ)

حضرت سیدہ صدر صاحبہ لجنہ مرکزیہ کا دورہ ملتان، وہاڑی، ڈیرہ غازیخان

مورخہ ۱۵ر اپریل ۱۹۸۴ء کو حضرت سیدہ صدر صاحبہ مرکزیہ اور محترمہ صاحبزادی امۃ القدوس بیگم صاحبہ لجنہ ملتان کے دورہ کے لیے ملتان تشریف لے گئیں۔ مکرم امیر صاحب کی رہائش گاہ پر آپ کے استقبال کے لیے آنے والی تمام خواتین اور بچیوں کو حضرت سیدہ صدر صاحبہ لجنہ مرکزیہ نے شرف ملاقات بخشا۔ اسی دن بعد نماز عصر لجنہ ملتان کی میٹنگ میں عہدیداران نے مقامی مسائل سے متعلق راہنمائی حاصل کی۔ ۱۶ر اپریل شام ساڑھے پانچ بجے لجنہ ملتان کے تمام حلقہ جات کا اجتماعی جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم منعقد ہوا۔ جس میں حضرت سیدہ موصوفہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات طیبہ کے مختلف پہلو بیان فرمائے۔

مورخہ ۱۷ر اپریل کو آپ وہاڑی تشریف لے گئیں جہاں آپ نے ضلع بھر کی ۱۴ مجالس میں سے ۱۲ مجالس کی حاضر عہدہ داروں اور نمائندگان سے خطاب فرمایا۔ ان کی کارکردگی کا جائزہ لیا اور غیر فعال لجنات کو ان کی ذمہ داریوں کا احساس دلایا۔ نیز شام کو منعقد ہونے والے جلسہ سیرت النبیؐ میں بھی خطاب کیا۔ ۱۸ر اپریل صبح مظفر گڑھ گئیں جہاں سارے ضلع سے خواتین آئی ہوئی تھیں ۱۱ بجے کے قریب آپ نے خطاب کیا دوپہر کا کھانا کھا کر اسی دن حضرت سیدہ صدر صاحبہ ڈیرہ غازی خان تشریف لے گئیں۔ جہاں آپ کی صدارت میں جلسہ منعقد ہوا۔ آپ نے ممبرات کو نہایت روح پرور خطاب اور قیمتی نصائح سے نوازا۔

حضرت سیدہ صدر صاحبہ لجنہ مرکزیہ اور مکرمہ صاحبزادی امۃ القدوس بیگم صاحبہ نے ۱۷/۱۸ کی رات ملتان میں ہی قیام فرمایا۔ ۱۹ کو آپ واپس ربوہ تشریف لائیں۔ خدا تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اس دورہ کے بہترین نتائج مرتب فرمائے۔

(مرسلہ جنرل سیکرٹری لجنہ مرکزیہ)

اعلان دار القضاء

مکرم طاہر وہاب صاحب نے راولپنڈی سے درخواست دی ہے کہ ان کے والد مکرم عبدالسلام صاحب وفات پا چکے ہیں۔ ان کے تمام شرعی ورثاء نے اپنا حصہ طاہر وہاب صاحب کے نام منتقل کئے جانے کی مصدقہ درخواستیں دفتر قضاء کو بھجوائی ہیں۔

اگر کسی وارث یا غیر وارث کو کسی قسم کا اعتراض ہو تو پندرہ دن تک دفتر قضاء کو اطلاع دے۔

(ناظم دار القضاء)

محبوب امام ایدہ اللہ کی آواز پر مخلصین جماعت کا لبیک

چندہ تحریک جدید کی مخلصانہ پیشکش

۱۔ مکرم سید مبشرات احمد صاحب	ساہیوال	۱۳۲۱
۲۔ " چوہدری محمد اسحاق صاحب نمبردار	"	۱۰۵۰
۳۔ مکرم ملک منور احمد خان صاحب خان انجینئرنگ	"	۱۱۰۰
۴۔ مکرم میاں محمد عمر صاحب چغتائی	"	۵۰۰
۵۔ مکرمہ بیگم صاحبہ چوہدری محمد شریف صاحب مرحوم	"	۱۶۵۰
۶۔ مکرم چوہدری فضل احمد صاحب چک ۱۱۴ ع ضلع	"	۵۰۵
۷۔ " بشیر احمد صاحب " " " "	"	۱۰۶۵
۸۔ " نذیر احمد صاحب باجوہ ۳۰/۱۱ ع "	"	۱۵۹۰
۹۔ " حمید احمد صاحب باجوہ " " "	"	۵۰۰
۱۰۔ " طاہر احمد صاحب باجوہ " " "	"	۵۰۰
۱۱۔ " رشید احمد باجوہ مرحوم " "	"	۵۰۰
۱۲۔ " نصیر احمد صاحب " "	"	۱۶۷۵
۱۳۔ " مقصود احمد مرحوم " "	"	۵۰۰
۱۴۔ " حبیب اسماعیل مرحوم " "		۵۰۰
۱۵۔ " محمد اسماعیل والدہ خورشید اسماعیل " "	"	۵۰۰

(وکیل المال اول)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

امراء کرام / صدر صاحبان و مربیان سلسلہ احمدیہ توجہ فرمائیں

میٹرک کے امتحانات ہو چکے ہیں۔ آپ کی خدمت میں درخواست ہے کہ براہ مہربانی آپ اپنے حلقہ کے ایسے احمدی نوجوانوں کو جو میٹرک کا امتحان دے چکے ہیں وقف زندگی اور جامعہ احمدیہ میں داخلہ کی تحریک فرمائیں اور یہ کوشش فرمائیں کہ جماعت کے ایسے ہونہار۔ دین کا شوق رکھنے والے مخلص نوجوان آئیں۔ جن کے اخراجات کا زیادہ سے زیادہ بوجھ ان کے والدین یا سرپرست خود اٹھا سکیں۔

۲۔ ان کو یہ بھی ہدایت فرمائیں کہ وہ میٹرک کے امتحان کے نتیجہ کا انتظار نہ کریں بلکہ فوری طور پر اپنی درخواستیں مقامی جماعت کے امیر یا صدر صاحب کی معرفت وکالت دیوان ربوہ کو بھجوا دیں تاکہ انٹرویو سے پہلے ان کے ضروری کوائف مکمل کئے جا سکیں

۳۔ جامعہ احمدیہ میں داخلہ کا انٹرویو انشاء اللہ تعالیٰ میٹرک کے نتیجہ کے بعد ہوگا جس کا اعلان اخبار الفضل اور دیگر جماعتی رسالہ جات میں کر دیا جائے گا۔ اس لئے درخواست دہندگان کو چاہیئے کہ میٹرک کا نتیجہ نکلنے کے فوراً بعد اپنے نتیجہ کی اطلاع بذریعہ ڈاک دیں۔

(وکیل الدیوان تحریک جدید ربوہ)

۲۹ رمضان المبارک کی دعائیہ فہرست چندہ تحریک جدید

مورخہ ۳۰ جون ۱۹۸۴ء سے قبل چندہ تحریک جدید سو فیصد ادا کرنے والے چندہ دہندگان کے اسماء گرامی انشاء اللہ تعالیٰ بغرض دعا ۲۹ رمضان المبارک کی فہرست میں شامل کئے جائیں گے۔ اس قسم کی فہرست مرکز میں ۲۸ رمضان کو پہنچ جانی ازبس ضروری ہے تاکہ ۲۹ رمضان المبارک کو ہم اپنے محبوب امام ایدہ اللہ کی خدمت میں دعا کی درخواست بھجوا سکیں۔ لہٰذا زیادہ سے زیادہ چندہ دہندگان اس مبارک فہرست میں شامل ہونے کی کوشش فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کا حامی و ناصر ہو آمین!

(وکیل المال (اول) تحریک جدید)

مطالبات تحریک جدید

۱۔ سادہ زندگی بسر کریں۔
۲۔ وقت رخصت موسمی میں حصہ لیں۔
۳۔ نوجوان خدمت دین کے لئے زندگیاں وقف کریں۔
۴۔ رخصت کے ایام خدمت دین کے لئے وقف کریں۔
۵۔ صاحب پوزیشن مختلف جلسوں میں لیکچر دیں۔
۶۔ پنشنر اصحاب اپنے آپ کو خدمت دین کے لئے پیش کریں۔
۷۔ طلباء کو تعلیم و تربیت کے لئے مرکز سلسلہ میں بھیجیں۔
۸۔ صاحب حیثیت لوگ اپنے بچوں کے مستقبل کے بارے میں مشورہ طلب کریں۔
۹۔ بے کار دنیا میں نکل جائیں خود کمائیں اور کھائیں۔
۱۰۔ اپنے ہاتھ سے کام کرنے کی عادت ڈالیں۔
۱۱۔ جو لوگ بے کار ہیں وہ چھوٹے سے چھوٹا جو کام بھی مل سکے کر لیں۔
۱۲۔ مرکز سلسلہ میں مکان بنوائیں۔ یہ دنیا نہیں بلکہ دین ہے۔
۱۳۔ مقاصد تحریک جدید کی کامیابی کے لئے خاص طور پر دعائیں کریں۔
۱۴۔ قومی دیانت کا قیام کریں۔
۱۵۔ عورتوں کے حقوق کی حفاظت کریں
۱۶۔ راستوں کی صفائی کا خیال رکھیں
۱۷۔ احمدیہ دارالقضاء کا قیام کریں اور اس کے فیصلوں کی پابندی کریں۔
۱۸۔ اپنی اولاد کو دین کے لئے وقف کریں۔
۱۹۔ وقف جائداد و آمد میں حصہ لیں۔
۲۰۔ حلف الفضول کی قسم کا معاہدہ کریں کہ ہم امانت عدل و انصاف کو قائم کریں گے۔

(کتاب مطالبات تحریک جدید)

امید ہے جملہ احباب جماعت حضور کے ان مطالبات تحریک جدید کو پورا کرنے کی کوشش فرمائیں گے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

(وکیل الدیوان تحریک جدید ربوہ)

الفضل کی اشاعت پندرہ ۔ بیس ہزار تک پہنچائیے!

چلنے کا نہیں دوڑنے کا وقت ہے

امام ہمام ایدہ اللہ نے "الفضل" کی اشاعت ۱۵۔۲۰ ہزار تک بڑھا دینے کا ارشاد فرمایا ہے۔ تمام عہدیداروں کو یہ ارشاد پورا کرنے کے لئے دن رات مستعد ہو جانا چاہیئے۔ اب چلنے کا نہیں دوڑنے کا وقت ہے۔ تمام عہدیداران جماعت "الفضل" سے تعاون کریں۔ آپ کے تعاون سے ہی یہ مرحلہ سر ہو سکتا ہے۔ خدا تعالیٰ آپ کو توفیق دے کہ اپنی اس ذمہ داری کو پورا کر سکیں۔

(مینیجر الفضل ربوہ)

ضروری اعلان

بعض احباب کو شکایت ہے کہ ان کو الفضل کا پرچہ باقاعدگی سے نہیں مل رہا۔ اس سلسلہ میں دفتر الفضل نے پی ایم جی لاہور پی ایم جی پشاور اور پی۔ ایم جی کراچی کو تاریں بھی دی ہیں۔ ایسے احباب کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ اپنی شکایات کی اطلاع اپنے شہر کے پوسٹ ماسٹر صاحب کو بھی کر دیا کریں۔

اس سلسلہ میں جملہ امراء صاحبان اور صدر صاحبان جماعت ہائے احمدیہ کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ ازراہ کرم احباب سے مطلع فرما کر ممنون فرمائیں۔

(مینیجر الفضل ربوہ)

ضروری اطلاع

اقصیٰ چوک ربوہ میں حضرت حکیم نظام جان مرحوم کے مشہور دواخانہ (رجسٹرڈ) پر حکیم محمود احمد صاحب باقاعدگی سے خدمت کے لئے حاضر ہوتے ہیں۔

زیر نگرانی: حکیم عبدالحمید ابن حکیم نظام جان

بے بی ٹانک
عرق ہاضمون
قیمت فی شیشی -/۵ روپے
تیار کردہ:
نصرت دواخانہ ہاضمون ربوہ

مکان برائے فروخت

ایک مکان برقبہ ۵ مرلے مشتمل بر ۳ کمرے۔ کچن وغیرہ۔ سوئی گیس اور میٹھا پانی موجود ہے محلہ دارالصدر غربی میں واقع ہے فوری فروخت کرنا مطلوب ہے۔ رابطہ کے لئے
ملک محمد اکرم B/۵ دارالصدر غربی
ربوہ

● کھیلوں کا سامان ● بچوں کے کھلونے ● فینسی چوڑیاں ● آرٹیفیشل جیولری ● پلاسٹک کے برتن ● ہوزری ● سٹیشنری و دیگر اشیاء دستیاب ہیں!
شاہد شاپنگ سنٹر
افضل مارکیٹ گول بازار ربوہ
(دکان صبح ۴ بجے سے رات ۹ بجے تک کھلی رہتی ہے)